بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ :

پوائنٹ نمبر-38: علماء کی جانب رجوع کو ترک کر دینا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"لیس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بن سالم بازمول حفظہ اللہ اور ہم پہنچے تھے پوائنٹ نمبر 38 پر شیخ صاحب فرماتے ہیں:

" ليس من منهج السلف، ترك الرجوع للعلماء، بل كانوا يدعون الناس إلى مجالسة العلماء، ولزوم غرسهم"

(علماء کی جانب رجوع کو ترک کر دینا منہج السلف میں سے نہیں ہے بلکہ وہ لوگوں کو علماء کی مجالس کی جانب دعوت دیتے رہتے تھے اور اُن کو لازم پکڑ لینے کو کہتے رہتے تھے)

شیخ صاحب نے ایک مرتبہ پھر علم کی اہمیت کا ذکر کیا ہے اور منہج السلف میں سے اسے پھر دوبارہ بیان کیا ہے لیکن ایک الگ انداز سے:

1-کہ علماء کے ساتھ تعلق قائم کرنا، اُن سے علم حاصل کرنا، اُن سے استفادہ حاصل کرنا، اُن سے مشورہ لینا، اُن کا علم آداب اور اخلاق سیکھنا اُن سے، اور لوگوں کو علماء سے جوڑنا یہ منہج السلف ہے۔

2-جو اس کے مخالف ہے اس کے برعکس ہے کہ علماء کو ترک کر دینا اور لوگوں کو بھی علماء سے دور کرنا یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿...فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (النحل:43)

(سوال کرو اہل ذکر یعنی اہل علم سے (اہل قرآن اہل توحید اہل سنت سے جو اہل علم ہیں اُن سے سوال کرو)

﴿اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ اگر تم نہیں جانتے ہو)

اگر نہیں جانتے ہو تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایک بڑا پیارا اور آسان راستہ بیان فرمایا ہے کہ اہل علم سے جا کر سوال کر لینا اہل علم سے جڑ جانا، اہل علم کی قدر جاننا اُن کا احترام کرنا ان کی تعظیم کرنا شریعت کی حدود کے اندر رہ کر اور ان کے علم سے استفادہ حاصل کرنا اُن کے اخلاق سے استفادہ حاصل کرنا۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس آیت کے عموم میں اہل علم کی مدح ہے تعریف ہے اور سب سے بلند علم کی اقسام میں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم ہے قرآن مجید کا علم ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو حکم دیا ہے جو نہیں جانتے اُن کی طرف رجوع کریں جو جانتے ہیں (اہل علم کی طرف رجوع کریں) جو بھی نئی چیزیں حوادث آتے ہیں دنیا میں اگر وہ نہیں جانتے تو سوال کریں اہل علم سے اور اس کے ضمن میں اہل علم کی تعدیل بھی ہے اور تزکیہ بھی ہے اہل علم کا کیونکہ حکم دیا گیا ہے کہ اُن سے سوال کیا جائے اور اس سے جو جاہل ہے وہ خارج ہو جاتا ہے کیونکہ اہل جاہل کی مذمت کی جارہی ہے، اور اس سے

یہ ثبوت بھی ملتا ہے کہ بے شک اللہ تعالی نے ان علماء کو اٗمین بنایا ہے اپنی وحی پر اور اپنی تنزیل پر (امانتدار لوگ ہیں) اور ان کو حکم دیا ہے کہ اپنے نفس کا تزکیہ کریں نفس کو پاک کریں (ان علماء کو حکم دیا ہے) اور صفات الکمال سے متصف ہو جائیں"۔ (یہ علامہ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں)۔

امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کمسن لڑکے کی سعادت اسی میں ہے اور اٗعجمی کی بھی سعادت اسی میں ہے کہ اللہ تعالی ان کو توفیق دے دے اہل سنت والجماعت کے عالم سے جوڑ دے (اللہ تعالیٰ اُن کو توفیق دے دے کہ اہل سنت والجماعت کے کسی عالم سے جڑ جائیں امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں): "إن من سعادة الحدث والأعجمي" (کہ بے شک ایک (کمسن (الحدث: کمسن) اور اٗعجمی کی سعادت اسی میں ہے کہ اللہ تعالی "أن يوفقهما الله لعالم من أهل السنة" (کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ یہ جڑ جائیں اہل سنت والجماعت کے کسی عالم سے)۔

"وقال عبد الله بن شوذب" (امام عبداللہ بن شوذب فرماتے ہیں) "إن من نعمة الله على الشاب" (کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی کسی جوان پر نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے) "إذا تنسك" (جب وہ دینداری کا راستہ اختیار کرلے) "أن يواخي صاحب سنة يحمله عليها" (کہ صاحب سنت عالم کے ساتھ مل جائے جو اسے سنت کی طرف بلاتا رہے اور سنت سے جوڑ دے)۔

"وقال عمرو بن قيس" (عمرو بن قیس فرماتے ہیں) "إذا رأيت الشاب أول ما ينشأ مع أهل السنة والجماعة" (جب آپ کسی جوان کو دیکھتے ہو کہ اس کی تربیت اہل سنت والجماعت کے علماء کے ساتھ ہوتی ہے) "فارجه" (تب تو پھر اچھی امید رکھو اس سے) "وإذا رأيته مع أهل البدع فايأس منه" (اور اگر آپ اسے دیکھتے ہو اہل بدعت کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے ان ہی کے ساتھ رہتا ہے تو پھر اس سے مایوس ہو جاؤ) "فإن الشاب على أول نشوئه" (تو کوئی جوان کوئی شخص اس کی جو تاثیر ہوتی ہے اس کی ابتداء سے ہوتی ہے کہ اس کی نشئت تربیت کی ابتداء کہاں سے ہوئی)۔

"وقال ايضاً" (اور دوسری جگہ کہتا ہے امام عمرو بن قیس) "إن الشاب لينشأ فإن آثر أن يجالس أهل العلم كاد أن يسلم" (جوان کی تربیت ہوتی ہے اگر وہ اہل علم کے ساتھ بیٹھنے کو پسند کرتا ہے اور اسے ترجیح دیتا ہے کہ اہل علم کے ساتھ بیٹھو "كاد أن يسلم" تو پھر تو ایسا جوان جو ہے عنقریب سلامتی کا راستہ اختیار کرلے گا اور سلامتی اسے ملے گی) "وإن مال إلى غيرهم" (اور اگر وہ علماء کے علاوہ کسی اور کی طرف یہ مائل ہو جاتا ہے) "كاد يعطب" (تو پھر ہلاکت اس کے قریب ہو جاتی ہے)۔

یہ سارے حوالے جو ہیں:

(۱) "الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية" امام ابن بطة، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 205 اور 206۔

(۲) اور "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" اللالکائی کی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 66 اور 67۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ما رأيتُ مثل أحمد بن حنبل" (میں نے کبھی احمد بن حنبل جیسے شخص کو نہیں دیکھا زندگی میں)

"صحبناه خمسين سنة" (ہم نے اُن کے ساتھ پچاس سال گزارے ہیں)۔

علماء کے ساتھ دیکھیں اور آج پانچ مہینے یا چار مشکل سے کوئی کسی عالم کے پاس جاتا ہے کہتا ہے میں نے علم حاصل کر لیا ہے، اب عالم بن جاتا ہے!

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور معروف ہیں یحیٰ بن معین کون ہیں جب نام لیں تو معروف محدث ہیں اپنے زمانے کے پائے کے عالم ہیں فرماتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبل کے ساتھ پچاس سال رہا ہوں: "لم يفتخر علينا بشيء" (کبھی انہوں نے فخر نہیں کیا ہمارے اوپر کسی چیز کا) "مما كان فيه من الصلاح والخير" (جو صلاح اور خیر میں ہوتے ہیں کبھی اُن پر فخر نہیں کیا) "وكان رحمه الله يقول" (بلکہ امام صاحب تو یہ کہتے رہتے) "نحن قوم مساكين" (ہم تو مسکین قوم ہیں)۔ (امام اہل السنۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ، حوالہ امام ابونعیم حلیۃ میں جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 181)۔

امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ معروف اُن کا جو عقیدہ ہے عقيدة الطحاوية میں فرماتے ہیں:

"وعلماء السلف من السابقين" (اور علمائے سلف سابقین ہیں جو گزر چکے ہیں) "ومن بعدهم" (اور اُن کے بعد میں آنے والے) "من التابعين" (اہل تابعین میں سے جو اُن کی اتباع کرنے والے) "أهل الخير والأثر" (جو اہل خیر اور اہل اثر ہیں اہل سنت ہیں) "وأهل الفقه والنظر" (جو اہل فقہ اور اہل نظر ہیں) "لا يذكرون إلا بالجميل" (اگر ذکر کرنا ہے تو جمیل اور خوبصورتی اور خیر سے اُحسن سے ذکر کرنا ہے اُن کا کیونکہ سلف اہل علم ہیں) "ومن ذكرهم بسوء" (اور جو بُرائی سے اُن کا ذکر کرتا ہے) "فهو على غير السبيل" (تو وہ غیر سبیل پر ہے (راستہ جدا ہے اس کا))۔

اور اس کی شرح میں امام ابن أبي العز الحنفی رحمہ اللہ شرح عقيدة الطحاوية میں فرماتے ہیں:

"ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موالات اور دوستی کے بعد اہل ایمان مومنوں سے دوستی رکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن مجید میں اور خصوصی طور پر علماء سے دوستی رکھے جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تاروں کی مانند (جو آسمان پر تارے ہیں اُن تاروں کی مانند) بنایا ہے جن سے ہدایت ملتی ہے ظلمتوں میں سمندر میں اور خشکی میں اور مسلمانوں کا اجماع ہے اُن کی ہدایت اور اُن کے علم پر، ہر امت کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے اُن کے علماء سب سے بدترین تھے سوائے اہل اسلام کے کہ اُن کے علماء امت کے سب سے بہترین ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں اور علم میں ان کے وارث ہیں اور خلیفہ ہیں جو سنتوں میں سے وہ سنت زندہ کر دیتے ہیں جو مردہ ہو چکی ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو قائم کرتے ہیں اُن ہی سے اللہ تعالیٰ کے کلام میں اُن کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا ذکر کرتے رہتے ہیں، اور سب کا اتفاق ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع پر"۔

آخر کیا وجہ ہے کہ سلف نے اس مسئلے کو منہجی مسئلہ قرار دیا ہے اور خصوصی طور پر اس کا اہتمام کیا ہے اور جو لوگ اس منہج پر نہیں چلتے یا غلطی ہو جاتی ہے اُن کا کیا انجام ہوتا ہے تو علماء اور اہل علم کے کافی یعنی نصوص ہیں میں صرف نص پڑھتا ہوں اس پر میں زیادہ وقت نہیں لگاتا:

1- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۸﴾

(آل عمران:18)

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تفسیر میں: "اس آیت میں دلیل ہے علم کی فضیلت اور شرف اور علماء کی فضیلت اور شرف کی کیونکہ اگر علماء سے کوئی اور بڑا شرف والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے اس آیت کریمہ میں بیان فرماتا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اور فرشتوں کے نام کے ساتھ جوڑا ہے (اللہ اکبر) گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے فرشتوں نے اور اہل علم نے"۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''قَالَ: سَمِعْتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول: إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا'' متفق عليه۔

علم اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں سے نہیں نکال دیتا بلکہ علم کیسے جاتا ہے دنیا سے؟ علماء کی وفات سے کہ علماء مریں گے علم جاتا رہے گا یعنی جب تک علماء زندہ ہیں تو فائدہ اٹھالو جب مر جائیں گے تو پھر حسرت کے سوا اور کچھ باقی رہے گا نہیں۔

صحیح مسلم میں ایک قصہ ہے یزید الفقیر کا قصہ تو جو لوگ اس راستے کو نہیں لیتے علماء سے نہیں جڑتے دیکھیں کیا ہوتا ہے، یزید الفقیر معروف تابعی تھا کہتا ہے کہ مجھے خوارج کی فکر اچھی لگنے لگی اتنی اچھی لگی کہ ہم لوگوں نے سوچا کہ ہم حج کے موقع پر جارہے ہیں وہاں پر کچھ کاروائی کریں گے۔ یہ اُس زمانے کی بات کر رہا ہوں میں بہترین زمانے کی آج کی دہشت گردی کی بات نہیں ہو رہی صحیح مسلم کی روایت ہے یزید الفقیر کہتا ہے کہ مجھے "رأي الخوارج" بہت اچھا لگا یہاں تک کہ جب وہ حج کے لیے آئے تو اس نے کہا کہ وہ ایک مجلس میں گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ کوئی درس دے رہا ہے تو پوچھا کون ہے؟ کہتا ہے کہ جابر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بزرگ عمر رسیدہ ہو چکے تھے تو بتا رہے تھے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ قیامت کے دن بعض ایسے اہل ایمان بھی ہوں گے جن کو جہنم میں ہوں گے پھر اُن کو اللہ تعالیٰ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا، یزید الفقیر کہتا ہے "اے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دیکھیں آپ کیا کہہ رہے ہیں (یعنی آپ غلط کہہ رہے ہیں ذرا دیکھیں کیا کہہ رہے ہیں) یہ کیسے ممکن ہے؟! (خوارج کے نزدیک کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہے جہنم میں ہمیشہ رہے گا اب کبیرہ گناہ کرنے والا جہنم میں جائے گا پھر سزا ملے گی پھر گناہوں سے پاک ہو گا پھر جنت میں جائے گا یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے) کہتا ہے نہیں ایسے نہیں ہو گا؛ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں کہ جہنمیون کون ہیں؟

(میں مختصر بتا رہا ہوں لمبا قصہ ہے اور اس پر میں نے پورا درس بھی دیا تھا درس کا نام یاد ہے؟ "توبہ کا سفر" نیٹ پر دیکھ لینا اسی قصے پر پورا درس ہے توبہ کا سفر کے نام سے معروف ہے کہ کس طریقے سے وہ سفر کر کے آتا ہے پھر اس کی توبہ ہوتی ہے (سبحان اللہ) یہ یزید الفقیر، آپ نیٹ پر سرچ کر لیں لکھیں یزید الفقیر تو قصہ آجائے گا)۔

الغرض تو کہتے ہیں کہ جانتے ہو جہنمی کون ہیں الجهنميون جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے؟ کہتے ہیں یہی لوگ ہیں الجهنميون یہ وہ جنتی ہیں جو جہنم سے نکل کر جنت میں آئیں گے اُن کو کہا گیا ہے الجهنميون یعنی پہلے جہنم میں تھے اب جنت میں داخل ہو گئے ہیں؛ کہتا ہے کہ یہ بات میرے دل میں بیٹھی کہ جب واضح دلائل موجود ہیں تو یزید الفقیر نے توبہ کر لی ہے (سبحان اللہ)۔

یزید الفقیر کیسے بچا ہلاکت سے؟ عالم کی نصیحت سے عالم سے جڑا زندگی بدل گئی، جب اہل علم سے دور تھا تو راستہ ہلاکت کا تھا۔

سنیں عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: "کہ اگر امام مالک نہ ہوتے اور امام لیث نہ ہوتے (لیث بن سعد) تو میں ضرور گمراہ ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے ذریعے سے نجات دلائی ہے"، پوچھا گیا کس طریقے سے وہ کیسے؟ کہتے ہیں کہ میں نے بہت زیادہ حدیثیں لینا شروع کر دیں بغیر کسی عالم کی رہنمائی کے تو میں حیران اور پریشان ہو گیا تو پھر میں امام مالک کے پاس گیا امام اللیث بن سعد کے پاس گیا اُن سے سوال کیا پھر وہ مجھے کہتے تھے: "کہ اس حدیث کو لو یا اس حدیث کو چھوڑو یہ ضعیف ہے من گھڑت ہے پھر جا کر مجھے تسلی ہوئی"۔

اگر علماء کا ساتھ نہیں ہے تو پھر حیرانی یا پریشانی ہے علماء راستہ آپ کے لیے آسان کر دیتے ہیں۔

(اور اس کا حوالہ ابن حبان نے **المجروحین** میں اس قصے کو بیان کیا ہے)۔

یوسف بن أسباط کہتا ہے: "میرا باپ قدری تھا (یعنی تقدیر کا منکر تھا) اور میرے جو خالو تھے جو ماموں تھے رافضی تھے "فأنقذني الله تعالىٰ بسفيان" تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سفیان الثوری کے ذریعے سے نجات عطا فرمائی پھر سفیان الثوری سے جا کر ملا اُن سے علم حاصل کیا مجھے پتہ چلا کہ قدری جو ہیں وہ بھی باطل ہیں اور جو روافض ہیں وہ بھی وہ بھی باطل ہیں"۔

وقت ختم ہو گیا ہے لیکن سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے اور لوگ جو علماء سے جب دور ہو جاتے ہیں تو ہلاک ہو جاتے ہیں اور اُن کی مثال میں:

1- عبدالرحمٰن بن ملجم کی مثال میں کئی دفعہ دے چکا ہوں اور عمران بن حطان یہ دونوں خوارج میں سے تھے، یعنی اہل سنت والجماعت میں سے تھے معروف علماء تھے لیکن جب علماء سے دوری اختیار کی نصیحت نہیں سنی علماء کی تو ہلاک ہو گئے۔

2- عمرو بن عبید اور واصل بن عطاء امام حسن البصری کے شاگرد تھے جب امام حسن البصری کی تعلیمات سے استفادہ حاصل نہیں کیا مخالفت کی تو دور ہو گئے۔

جو پہلا قول تھا منہج السلف کا کسی کو یاد ہے؟ کہ منہج السلف جو ہے صرف یہ نہیں ہے کہ علم حاصل کرنا ہے علماء سے بلکہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ علم کس سے حاصل کرنا ہے؛ یعنی یہ ادھوری بات ہے اس لیے پہلے پوائنٹ کی طرف جائیں پہلا پوائنٹ کیا تھا؟ "ليس من منهج السلف الأخذ عن أي أحد..." کہ سب سے علم حاصل نہیں کرنا اِلَّا یہ کہ جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ یہ شخص جو ہے سنت کے ساتھ کیسا ہے، اگر یہ اہل سنت میں سے ہے سنت میں معروف ہے تب تو علم حاصل کرے ورنہ اُس سے دوری اختیار کرے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 39. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر38 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio